جلد ۲۹ | ۱۶ ماہ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۰ھ | ۱۶ جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۵۹

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۰ھ

احرار ہندوؤں پر بھی برسے

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس طرح کھاتے پیتے مسلمانوں نے احرار کو ان کے جھوٹے دعوؤں۔ اور آئے دن بدلنے والے طریق عمل کی وجہ سے منہ لگانا۔ اور ان کی جیبیں پُر کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اسی طرح ہندوؤں میں بھی ان کی پہلی سی آؤ بھگت نہیں کی جا رہی۔ اور احراری لیڈر ان فوائد سے محروم ہو چکے ہیں۔ جن کی خاطر ہر موقعہ پر وہ ہندوؤں کے گیت گاتے۔ اور مسلمانوں کے گلے میں ان کی سیاسی غلامی کا طوق ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں مفکر احرار چودھری افضل حق صاحب مسلمان امراء کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔ اور عوام الناس کو ان کے خلاف اشتعال دلانے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں زعیم احرار مسٹر مظہر علی اظہر نے جیل سے نکلتے ہی احرار کے سابقہ طریق عمل کے بالکل خلاف ہندوؤں کو مسلمانوں کے دشمن ثابت کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ پراونشل احرار کانفرنس کے اجلاس میں بحیثیت صدر انہوں نے جو ایڈریس پڑھا۔ وہ اگرچہ مجموعی طور پر سارے کا سارا ہی ہندوؤں کے خلاف ہے۔ لیکن اس میں کئی باتیں ایسی [illegible] ہندوؤں کے لئے سخت ناگوار اور نہایت تلخ ہونگی۔

مثلاً انہوں نے کہا۔ ”وہ لوگ جو آج رٹ لگا رہے ہیں۔ کہ ہندوستان ایک ہی ملک ہے۔ یہ تقسیم نہیں ہو سکتا۔ یا ہندوستانی ایک ہی قوم ہیں۔ اور وہ تقسیم نہیں ہو سکتی۔ وہ اس حقیقت کو فراموش کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان نہ جغرافیائی حیثیت سے ایک ملک کہلا سکتا ہے نہ تاریخی روایات سے۔ اور نہ ہی اس کی آبادی کے مختلف عناصر ایک دوسرے سے ہمیشہ اخوت اور یگانگت کا مظاہرہ کرتے آئے ہیں۔“

یہ بات واقعات کے لحاظ سے کتنی ہی صداقت سے پُر کیوں نہ ہو۔ سوال یہ ہے کہ کبھی اس سے پہلے بھی کسی احراری لیڈر نے اس کا اظہار کیا۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب اس کے اظہار کی کوئی خاص وجہ پیدا ہوئی ہے۔

پھر کہا:۔ ”ہماری سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنی زبان سے ہندوستان کو ایک ملک اور ہندوستانیوں کو ایک قوم کہتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جن کے دلوں میں سب ہندوستانیوں کے لئے برابری کی جگہ نہ کبھی پہلے رہی ہے۔ اور [illegible] ہے۔“

یہی کوئی نیا انکشاف [illegible] ہندوؤں کا یہی طریق عمل شروع سے ہے نہ اس میں کبھی کمی ہوئی ہے۔ نہ آج کل اس میں کوئی خاص اضافہ ہوا ہے۔ پھر آج اس کا رونا رونے کی وجہ؟

مذکورہ بالا اقتباسات میں ابہام سے کام لیا گیا ہے۔ آگے ذرا کھل کر فرمایا ہے:۔

”جو شخص نہا کر اٹھے۔ اور اس کے ہم وطن اور ہم قوم کا سایہ اس کے بدن پر پڑ جائے۔ تو وہ فوراً یہ سمجھے۔ کہ اس کا بدن پھر ناپاک ہو گیا ہے۔ تو کیا وہ ہموطن اور ہم قوم اسے اپنا بھائی سمجھ سکتا ہے یا اسے ایسا سمجھنا چاہیئے اگر اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔ تو پھر جغرافیہ کی آڑ لے کر مشترکہ وطن اور متحدہ قومیت کے راگ الاپنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جو شخص ہر لحظہ اس خیال میں ہو۔ کہ میں سودا خریدوں۔ تو اپنے ہم مذہب کی دوکان سے خریدوں۔ اور دوسرا دودھ بھی اپنے ہاتھ سے پلائے۔ تو اسے زہر کا ساغر سمجھے۔ وہ کیسے توقع رکھ سکتا ہے۔ کہ محض جغرافیائی وطن کا تصور دوسرے کو اطمینان دلا سکے گا۔ کہ وہ اس کا خیر خواہ اور اس کے مفاد کا محافظ ہے۔“

یہ اس چھوت چھات کا ذکر ہے۔ جو ہندو ہمیشہ سے مسلمانوں کے متعلق کرتے آئے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں۔ پھر آج کیوں یہ زعیم احرار کو یاد آ رہی ہے اور احرار کے سٹیج پر اس کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ کیا احرار نے پہلے کبھی اس نہایت ناروا سلوک کے خلاف آواز اٹھائی۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ بلکہ عین ممکن ہے۔ کئی بار ہندوؤں کے اس سلوک کا خود نشانہ بن چکے ہوں۔ مگر باوجود اس کے احرار ہندوؤں کی دہلیزیں چاٹتے رہے۔ اور کبھی اُف تک نہ کی۔ پھر اب کیا ہو گیا۔ کہ اس طرح شور مچا رہے ہیں۔

یہاں پہنچکر زعیم احرار بالکل کھل گئے۔ چنانچہ فرمایا:۔

”ان ہندوؤں سے جو ہندوستان کو ایک وطن اور ہندوستانیوں کی ایک قوم کہتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا آپ نے گذشتہ بیس برس میں اپنی دلی کیفیت ایسی ہی بنائی ہے۔ جو ایک قوم یا ایک وطن ہونے کا قطعی ثبوت دیتی۔ اگر اس سوال کے جواب میں وہ خود ہی ہاں نہیں کہہ سکتے۔ تو انہیں زبانی دعووں سے پہلے اپنی دلی کیفیت کا جائزہ لینا چاہیئے“

مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ گزشتہ "بیس برس" وہی تو نہیں جن میں لیڈران احرار انہی ہندوؤں کے زر خرید غلام بنے رہے۔ جنہیں "اپنی دلی کیفیت" کی تبدیلی کا ثبوت دینے کے لئے آج کہہ رہے ہیں۔ اگر اتنے لمبے عرصہ میں بغیر دلی کیفیت کی تبدیلی کے ان کے آگے سر تسلیم خم کئے رہے ہیں۔ تو اب کیوں تلملا رہے ہیں۔

احراری زعیم نے ہندوؤں کو اس قسم کی جلی کٹی ہی نہیں سنائیں بلکہ ایک دھمکی بھی دی ہے۔ چنانچہ یہ سوال اٹھا کر کہ "اگر افغانستان ہندوستان پر حملہ کر دے تو مسلمان کیا کریں گے" جو جواب دیا ہے وہ یہ ہے کہ

"اگر شمالی ہندوستان کے مسلمانوں کی پوزیشن ایسی ہوگی۔ کہ حملہ آور کے حملہ سے انہیں کچھ جاتا دکھائی دیگا۔ تو وہ حملہ آور کا مقابلہ کریں گے۔ اور اگر وہ یہ سمجھیں گے کہ ہندوستان کے دوسرے لوگوں نے انہیں نقصان پہونچا رکھا ہے۔ تو وہ اپنے نقصان کی تلافی پر مائل ہوں گے۔" (زمزم ۱۵ جولائی)

گویا ہندوؤں نے اگر احرار کے منشاء کے ماتحت رویہ اختیار نہ کیا۔ تو وہ افغانستان کے ہندوستان پر حملہ کے وقت افغانوں کے ساتھ ملکر اپنا منشا پورا کریں گے۔ ایسی صورت میں جبکہ افغانی حملہ کا کوئی امکان نہیں۔ اس قسم کی خیال آرائی بتا رہی ہے کہ احرار کیا کچھ کرنا چاہتے ہیں۔

غرض احرار نے ہندوؤں کے متعلق جو نیا رنگ اختیار کیا ہے۔ دیکھئے کب تک قائم رہتا ہے۔ اگر ہندوؤں نے سابقہ تعلقات بحال کر لئے تو احرار کا سارا جوش و خروش ختم ہو جائیگا۔ ورنہ چند روز اور شور مچاتے رہیں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنیوالے کبھی ضائع نہیں ہوتے

"ہمارا تجربہ ہے کہ انسان یونہی اپنے نقصان کرتا پھرتا ہے اور ذلیل و رسوا اور تنزل میں رہتا ہے۔ ورنہ اگر وہ اپنے نفسی اغراض سے الگ ہو جائے تو خدا اسے ضعیف اور عاجز پا کر سب کچھ دے دیتا ہے جس کی اسے احتیاج ہوتی ہے۔ دنیا کا حظ فانی ہے۔ مگر جو لوگ اسے خدا کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں۔ تو پھر دنیا کا سچا عروج اور ترقی ان کو ملتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ زمین میں اسے قبولیت دی جاتی ہے قبولیت سے مراد عزت دنیا ہی کی ہے۔ زمینی گورنمنٹوں کے لئے جو ذرا سا کچھ گنواتا ہے ان کو اجر ملتا ہے تو جو خدا کے لئے گنوائے گیا اسے اجر نہ ملے گا۔ جو کچھ اس کی خاطر گنوایا جاتا ہے۔ وہ انسان کے مرنے سے پیشتر سب کچھ اسے دے دیتا ہے۔ اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ مگر ان باتوں پر ایمان لانے والے تھوڑے ہیں۔ لوگ اسباب پر گرتے ہیں۔ ایمان نہیں ہوتا۔ اسی لئے دکھ اٹھاتے ہیں ٹھوکریں کھاتے ہیں انبیاء اور اولیاء جس قدر گزرے ہیں۔ اگر ان کی نظر اسباب پر ہوتی۔ اور دنیا کے کاموں میں پڑتے تو ذلیل ہوتے۔ مگر خدا کے ساتھ صدق اختیار کیا۔ تو ان کی عزت اس قدر ہوئی۔ دنیا میں جو اغراض اور مقاصد انسان چاہتا ہے۔ وہ سب کچھ اس کو دین ہی سے مل سکتے ہیں"

(البدر ۸ر مئی ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ر وفا ۱۳۲۰ ہش۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج خرابی جگر کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ابھی تک آنکھوں اور سر میں درد ہے دعائے صحت کی جائے۔

مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف اکبر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کشمیر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ مولوی عبدالمنان صاحب کو اگرچہ ضعف قلب سے افاقہ ہے۔ مگر بخار پھر ہو جاتا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) مستری فیض احمد صاحب آف جموں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی ہیں عرصہ سے بیمار اور اب قادیان میں علاج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ (۲) شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ کا بچہ لطیف احمد بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے (۳) بشیر احمد ابن چودھری عبدالرحمن صاحب امرتسر بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۴) نور الحق صاحب قادیان کی خالہ بیمار ہے ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (۵) چودھری عبدالمجید خان صاحب فیروزپور اور ان کے خاندان کی خیر و عافیت اور حل مشکلات کے لئے اور (۶) جنگ میں شریک ہونے والے احمدیوں کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی جائے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۹۸۱۔ عمو بال بی بی صاحبہ لاہور
۱۹۸۲۔ برکت علی صاحب گورداسپور
۱۹۸۳۔ خدیجہ بی بی صاحبہ "
۱۹۸۴۔ لام محمد صاحب ہوشیارپور
۱۹۸۵۔ عبدالغفور صاحب گورداسپور
۱۹۸۶۔ مستری حبیب اللہ صاحب گورداسپور
۱۹۸۷۔ نعمت علی شاہ صاحب ہوشیارپور
۱۹۸۸۔ رحمت خان صاحب گجرات
۱۹۸۹۔ مبارک علی صاحب گورداسپور
۱۹۹۰۔ مختار بیگم صاحبہ "
۱۹۹۱۔ رشید بیگم صاحبہ "
۱۹۹۲۔ عبدالکریم صاحب "
۱۹۹۳۔ دین محمد صاحب گورداسپور
۱۹۹۴۔ اسمٰعیل صاحب "
۱۹۹۵۔ سردار محمد صاحب "
۱۹۹۶۔ زینب بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۹۹۷۔ نقیر محمد صاحب جالندھر
۱۹۹۸۔ محمد حسین صاحب "
۱۹۹۹۔ برکت بی بی صاحبہ "
۲۰۰۰۔ جھنڈو صاحب گورداسپور
۲۰۰۱۔ روڑا صاحب "
۲۰۰۲۔ فتح الدین صاحب "
۲۰۰۳۔ محمد لطیف صاحب گورداسپور
۲۰۰۴۔ لال الدین صاحب "
۲۰۰۵۔ اللہ دتا صاحب "
۲۰۰۶۔ سرداراں صاحبہ بنت روڑا صاحبہ "
۲۰۰۷۔ ہاجرہ صاحبہ بنت روڑا صاحب گورداسپور
۲۰۰۸۔ باغ علی صاحب "
۲۰۰۹۔ مختار علی صاحب "
۲۰۱۰۔ سائیں دتا صاحب "
۲۰۱۱۔ بی بی صاحبہ "
۲۰۱۲۔ مہراں بی بی صاحبہ "
۲۰۱۳۔ غلام سرور صاحب گورداسپور
۲۰۱۴۔ چودھری لبھو صاحب سیال امرتسر
۲۰۱۵۔ عبدالحمید صاحب "
۲۰۱۶۔ میر باز خان صاحب اودھم پور
۲۰۱۷۔ مٹھو صاحب سرگودہا
۲۰۱۸۔ رسول بی بی صاحبہ "
۲۰۱۹۔ حشمت اللہ صاحب لائل پور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کمالاتِ اسلام کا کامل نمونہ ہیں

(۱)

مخالفین احمدیت کا طریق عمل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوٰے کی تائید میں قرآن کریم اور بعض دیگر کتب مقدسہ - نیز خدا تعالیٰ کے ان تائیدی نشانات سے جو حضور پر نازل ہوئے - اس قدر مسلسل دلائل پیش فرمائے ہیں - کہ ان کے مقابلہ میں مخالفین شکست کھا کر نت نئے پہلو بدلتے رہتے ہیں - مثلاً جب آپ نے دعوٰے فرمایا - کہ آپ ہی وہ مسیح موعود ہیں جس کا وعدہ اس امت کو دیا گیا - اور مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہیں - تو وفات مسیح کے عقیدہ پر بہت شور برپا ہوا - اور یہی عقیدہ فتوٰی تکفیر کا موجب ہوا - اسی طرح بعض دیگر مسائل جہاد اور نزول وحی - یا اجرائے نبوت وغیرہ کے متعلق مخالفین نے بہت شور کیا - لیکن آج بہت سے لوگ اندر ہی اندر ان باتوں کو قبول کر چکے ہیں - اب کوئی مخالف اسی بنیادی مسئلہ وفاتِ مسیح کی وجہ سے حضور پر معترض نہیں ہوتا - کہ آپ اپنے دعوٰے میں صادق نہیں - غرض مخالفین کا گروہ دلائل کے میدان کو ایک شکست خوردہ لشکر کی طرح بالکل چھوڑ چکا ہے - اور آج احمدیت کے مخالف اپنے بچاؤ کے لئے نئے عذر یا حیلے پیش کرتے رہتے ہیں - اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے - ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدًی ولا کتٰب منیر - یعنی بعض لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر علم کے - اور بغیر کسی ہدایت کے - (یعنی کلام الٰہی کے بیان فرمودہ دلائل کو جو حق کی شناخت کے لئے بیان کئے گئے ہیں - ان کو نظر انداز کرتے ہیں - اور اپنے خودساختہ اصول یا دلائل پیش کرتے ہیں) اور بغیر کسی روشن کتاب کے جس سے مراد صحیفۂ فطرت کے واضح اور ظاہری قانون ہیں - آج احمدیت پر اعتراض کرنے والے اسی زمرہ میں شمار ہوتے ہیں - اور مخالفین کے ہر اعتراض کی زد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا پہلے انبیاء علیہم السلام پر پڑتی ہے ۔

نامعقول مطالبہ

گزشتہ چند سالوں سے مخالفین یہ مطالبہ بڑے شدومد سے پیش کر رہے ہیں - کہ مرزا صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا جائے - اس پر انہوں نے خیال کیا کہ اختلافی مسائل مثلاً وفاتِ مسیح وغیرہ پر گفتگو نہ کرنی پڑے گی - لیکن ان کا یہ مطالبہ بہت نامعقول ہے - کیونکہ مسلمانوں کی باہمی تکفیر سے کوئی بھی نہیں بچ سکا اور اس طرح تو کوئی بھی مسلمان ثابت نہیں ہو سکتا - اور اگر کوئی شخص اسلام پر قائم ہونے کا دعوٰے کرتا - اور اپنے تئیں سچا مسلمان قرار دیتا ہے - تو ضروری ہے کہ اس کے اندر ایک مومن مسلمان کی صفات ہوں ورنہ یونہی مسلمان یا اسلام پر قائم ہونے کا دعوٰے اس دیوانے کی طرح ہے جو اپنے تئیں بادشاہ قرار دیتا یا اس پاگل گداگر کی طرح ہے - جو اپنے تئیں مالدار خیال کرتا ہے - لیکن اس کے پاس ایک کوڑی بھی نہیں ۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے - و من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقًا - یعنی جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا - وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا - جن پر خدا نے انعام کئے اور وہ چار گروہ ہیں - نبی - صدیق - شہید اور صالح - الغرض یہ وہ روحانی مقام یا انعام ہیں - جن کا دروازہ بقدر استعداد امتِ مسلمہ کے لئے کھلا ہے ۔

سب سے پہلا مقام جو ایمان کی برکت سے جب وہ اپنے جمیع لوازم کے ساتھ دل میں راسخ ہو جائے - یہ ہے - کہ انسان صالح بن جائے - اور کفر اور گناہ اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی طبعًا اس کو مکروہ ہو جائے - جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولٰئک ھم الراشدون - اس جگہ یہ ضروری نہیں - کہ ان مقامات کا تفصیلاً ذکر کیا جائے - سوائے کامل یا اخص اولیاء اللہ کے - کہ ایمان اور اسلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان میں بعض ایسی صفات پیدا کر دیتا ہے - کہ کسی غیر کو ان سے حصہ نہیں مل سکتا اور یہ باتیں ان کی صداقت پر ایک بین دلیل ہوتی ہیں ۔

حضرت مسیح موعود صداقت اسلام کا ثبوت ہیں

پس ہمارا یہ دعوٰے ہے - کہ سب وہ کمالات اور برکات یا صفات جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کامل مومنوں کے لئے بیان فرمائی ہیں - وہ اپنی پوری شان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود مبارک میں موجود ہیں - اس زمانہ میں حضور قرآن کریم کی صداقت کا ایک زندہ اور [illegible] ثبوت ہیں - اور اگر حضرت [illegible] لحہ کے لئے نظر انداز [illegible] تو قرآن کریم کی صداقت مشتبہ ہو جاتی ہے کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے - کہ اس کے تازہ بتازہ پھل - اور اس کی برکات کا ظہور ہر زمانہ میں موجود رہے گا - اور اسلام کا پاکیزہ درخت کبھی بھی بے ثمر نہ ہوگا - جیسے فرمایا - الم ترکیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین ۔

اس زمانہ میں بعض بڑے بڑے علما اور گدی نشین اپنے رنگ میں اسلام پر قائم ہونے کا گمان کرتے ہیں - لیکن ان سب میں قرآن کریم کی برکات یا اسلامی کمالات مفقود ہیں - حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں - ہم ان کو اپنی راہیں دکھاتے ہیں - یعنی ان کو خدا تعالیٰ اپنی معرفت عطا فرماتا ہے - ان کے ایمان کا انحصار پرانے قصوں یا کہانیوں پر نہیں ہوتا - جلسہ مذاہب عالم لاہور ۱۸۹۶ء میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی تقریر میں جو بطور نمائندہ اسلام کی بیان کیا - کہ افسوس آج اسلام میں صاحب کرامت لوگ یا دیگر اولیاء اللہ جو پہلے زمانوں میں پائے جاتے تھے - اب گزر چکے ہیں - اور فی زمانہ اسلام ایسے صاحب کرامت لوگوں سے خالی ہے - (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۴۲)

لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تقریر میں جو حضور علیہ السلام کی طرف سے پڑھ کر سنائی گئی تھی - خدا تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ و مخاطبہ کے ذکر میں صاف طور پر اعلان فرمایا - کہ: "اس مرتبہ - اور اس مقام کے لوگ (جنہیں خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہو) اسلام میں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں - اور ایک اسلام ہی ہے - جس میں خدا بندہ سے قریب ہو کر اس سے باتیں کرتا - اور اس کے اندر بولتا ہے - وہ اس کے دل میں اپنا تخت بناتا - اور اس کے اندر سے اُسے آسمان کی طرف کھینچتا اور اس کو وہ سب نعمتیں عطا فرماتا ہے جو پہلوں کو دی گئیں . . . . . . میں بنی نوع پر ظلم کروں گا - اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں - کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں - اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی - وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں - اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں - اور سچائی قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۳۱)

اس سے ظاہر ہے - کہ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہی اسلام کی صداقت ثابت کر رہا ہے اور جب یہ صورت ہے - تو آپ کے مسلمان ہونے کے ثبوت کا مطالبہ ان لوگوں کی طرف سے ہونا جو اپنے اعمال اور عقائد کے لحاظ سے اسلام کے لئے باعث ننگ و عار ہیں - اور جنہیں معلوم ہی نہیں - کہ اسلام کیا ہے - سراسر بیہودہ نہیں - تو اور کیا ہے -

ڈاکٹر کریم الدین از سیالہ گوندل ضلع گجرات

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب سے دنیا پیدا ہوئی یا یوں کہو جہاں تک دنیا کی تاریخ ہمیں معلوم ہے۔ اسی وقت سے خدا تعالےٰ کا یہ قانون چلا آتا ہے۔ کہ جب دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو بھلا دیتی ہے۔ اور مخلوق وہ کام کرنے لگتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کو پسند نہیں ہوتے تو خدا تعالےٰ اپنی طرف سے مخلوق کو صراط مستقیم پر لانے کے لئے کوئی نبی بھیجتا ہے۔ گویا جب زمانہ کسی مصلح ربانی کا تقاضہ کرتا ہے۔ اس وقت خدا تعالےٰ کسی کو اصلاح خلق کے لئے مامور کر دیتا ہے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ موجودہ زمانہ مصلح ربانی کا تقاضا کر رہا ہے یا نہیں۔ اس کے لئے مسلمانوں کے بعض مذہبی لیڈروں کے اقوال پیش کرتا ہوں۔

ایک مشہور شیعی شاعر مولوی محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی جنہیں شیعہ صاحبان نے "لسان الہند" کا خطاب دیا لکھتے ہیں ؎

اب ادھر ہیں کہ ہیں دین سے اپنے بیزار
باعثِ فخر ہے پابندیٔ وضعِ اغیار
نہ وہ رفتار ہماری ہے نہ وہ گفتار
نہ وہ آئین ہمارے ہیں نہ وہ کردار
لٹ گئی دولتِ دیں نقد وفا پاس نہیں
قوم کیا چیز ہے مذہب کا جب احساس نہیں
اب نہ قرآن سے مطلب ہے پیمبر سے غرض
نہ مساجد سے تعلق ہے نہ منبر سے غرض

(ارمغان عید صفحہ ۲)

ان اشعار سے مسلمانوں کی پستی اور دین سے بے رغبتی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ اور دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔ کہ ضرور مصلح آنا چاہیئے۔

مولوی ابوالکلام صاحب آزاد جنہیں مسلمانوں نے "امام الہند" کا خطاب دے رکھا ہے لکھتے ہیں۔

"آہ ہم بہت سو چکے اور غفلت اور سرشاری کی انتہا ہو چکی۔ ہم نے اپنے خالق سے ہمیشہ غرور کیا۔ لیکن مخلوق کے سامنے کبھی بھی فروتنی سے نہ شرمائے۔ ہم نے اپنی تمام خوبیاں گنوا دیں۔ اور مغضوب قوموں کی تمام برائیاں سیکھ لیں۔" (دعوت عمل صفحہ ۱۰)

مولوی ظفر علی صاحب مسلمانوں کی ذلت اور ادبار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جب سے ہم نے خالق جل شانہ سے رشتہ عبودیت توڑا کفران ناسپاس کو اپنا شعار بنایا۔ حدود اللہ سے تجاوز کیا۔ ذلت و رسوائی کی چادر ہمیں اڑھا دی گئی پستی نے عظمت کی جگہ لے لی۔ حریف تنزل و ادبار نے ہمارے عساکر دولت و عظمت کو منہدم کیا اور ہم دنیا میں ایسے ذلیل اور مقہور ہو گئے جس طرح یہود مغضوب ذلت و رسوائی کے کوچہ میں سرگرداں ہیں۔" (زمیندار ۷ جون ۱۹۲۷ء)

ایک اہل حدیث لیڈر نواب صدیق حسن خان صاحب جو بڑے پائے کے عالم اور اہل حدیث کے مسلمہ لیڈر تھے لکھتے ہیں۔

"مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر [illegible] جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہیں [illegible] اور انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

ان حوالجات سے مسلمانوں کے تنزل کا پتہ لگتا ہے۔ اور ہر عقل مند تسلیم کرتا ہے۔ کہ یہی وقت ہے۔ جبکہ کسی کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اصلاح کے لئے آنا چاہیئے۔ سو خدا نے جو بڑا رحیم و کریم ہے اپنے فضل سے۔ اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کے رنگ میں مسیح موعود کے منصب پر مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا کہ:۔

"میں ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں۔ اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے۔ اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔ اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہونچ گئی ہے۔ گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے حکم نہیں ٹھہراتا۔ اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے۔ اور نہ ہی میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ وہ آسمان پر قابلِ مواخذہ ہے۔" (تحفۃ الندوہ صفحہ ۳-۴)

اب ایک طرف مسلمان مصلح ربانی کے محتاج ہیں۔ اور دوسری طرف ایک انسان کا مصلح ربانی ہونے کا دعوےٰ موجود ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کا دعوےٰ سچا ہے یا نہیں۔ ایک مدعی نبوت کی سچائی کے پرکھنے کے دو بڑے معیار ہیں۔ اول یہ کہ دعوےٰ سے پہلے کی اس کی زندگی کیسی گذری ہے۔ دوم یہ کہ جس بات کا وہ دعوےٰ کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ دلائل بھی ہیں یا نہیں۔ سو ان دونوں معیاروں کے لحاظ سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پرکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخالفین کو مخاطب کر کے تحریر فرمایا ہے۔

"میں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ اور اس مدت دراز تک مجھے دیکھتے رہے ہو۔ کہ میرا کام دروغ اور افترا کا نہیں ہے۔ اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا۔ تو پھر جو شخص مدت دراز تک یعنی چالیس برس تک ہر ایک افترا اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا۔ اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہیں بولا تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ برخلاف اپنی عادت قدیم کے وہ خدا تعالےٰ پر افترا کرنے لگا" (تریاق القلوب ایڈیشن دوم صفحہ ۱۵۷-۱۵۸)

پھر فرماتے ہیں۔

"کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقوےٰ پر قائم رکھا۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوےٰ سے پہلے کی زندگی ایسی پاک تھی۔ کہ مخالفین باوجود اعلان کرنے کے اس پر کوئی اعتراض نہ کر سکے:۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل پیش کرتا ہوں۔ آپ نے اپنے مخالفوں کو بڑے زوردار الفاظ میں چیلنج دیا۔ کہ تم میرے لئے خدا سے دعا مانگو۔ کہ اگر یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے اپنے دعوےٰ میں جھوٹا ہے۔ تو اسے برباد کر دے۔ پھر حضور نے خود بھی خدا تعالےٰ کے حضور یہ دردمند التجی کی۔ کہ

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و راہنما
اے کہ میداری تو بردلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُرفسق و شر
گر تو دیداستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تباہ کن کار من
در مرا از بندگانت یافتی
قبلۂ من آستانت یافتی
بامن از روئے محبت کار کن
اند کے افشاء آں اسرار کن

یعنی اے میرے قادر زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے رحیم و مہربان اور راستہ دکھانے والے خدا اور اے دلوں کے بھیدوں کو جاننے والے معبود جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اگر تو مجھے نافرمانی اور شرارت سے بھرا ہوا پاتا ہے (تو پھر دیر کیا ہے) میرے جیسے بدکار کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اور میرے مخالفین کے دلوں کو خوش کر دے (اس پر بس نہ کر) بلکہ میرے در و دیوار پر اپنے غضب کی آگ برسا۔ اور میرا دشمن بن کر میرے اس کاروبار کو تباہ کر دے۔ لیکن اگر تو مجھے اپنے بندوں میں سمجھتا ہے اور اپنے آستانہ کو میرا قبلہ پاتا ہے۔ تو اے میرے خدا میرے ساتھ محبت کا معاملہ کر اور اس چھپے ہوئے بھید کو ظاہر کر دے کہ میں صادق ہوں۔

اس دعا کے بعد خدا تعالےٰ نے آپ سے پہلے سے بھی زیادہ محبت کا برتاؤ کیا۔ اور آپ کے دشمنوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ خدا تعالےٰ نے ہر راہ میں آپ کو کامیاب کیا۔ اور ہر قدم پر آپ کا ناصر و مددگار رہا۔ اور بار بار آپ کو فرماتا رہا۔ کہ انی مع الرسول اقوم۔ انی مہین من اراد اہانتک یعنی میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں۔ اور میں ہر اس شخص کو ذلیل کر دوں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کریگا ؎

اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذّاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار

قادیان کی ترقی اور جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

دنیا کے بڑے بڑے شہروں کی شہرت کے مختلف اسباب ہیں۔ ان کی ترقی کے ذرائع علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بعض مقامات تو حکومت کی تخت گاہیں ہونے کی وجہ سے روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ اور بعض تجارتی مرکز ہونے کے باعث بعض شہر سمندر کے کنارے ہونے کی وجہ بندرگاہیں ہیں۔ تو بعض صحت افزا مقام ہونے کے سبب سے ترقی کر رہے ہیں۔ غرضکہ مختلف مقامات کی ترقی کا باعث مختلف وجوہ ہیں۔ لوگ مادی مفاد اور دنیاوی اغراض کے حصول کی خاطر ان میں جا کر رہتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ان کی آبادی بڑھتے بڑھتے ترقی کر جاتی ہے۔ لیکن بعض شہر اور مقامات ایسے بھی ہیں کہ نہ تو وہ کسی حکومت کا مرکز ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی تجارتی لحاظ سے کوئی اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ ترقی کرتے کرتے اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ ان کی شہرت دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جاتی ہے۔ ان کی ترقی و شہرت کی وجہ دنیاوی اسباب نہیں ہوتے۔ بلکہ الٰہی تصرف ان کی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے پاک بندوں کو ان میں مبعوث فرماتا ہے۔ وہ بستیاں پہلے بالکل گمنام ہوتی ہیں۔ لوگ ان کے نام تک سے واقف نہیں ہوتے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ اپنے فرستادوں کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے۔ تو ان کے ذریعہ ایک طرف تو ان مقامات کی ترقی کی جڑیں دیتا ہے۔ اور دوسری طرف اپنے ملائکہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے کہ جاؤ اور پروانوں کی طرح اس شمع ہدایت کے گرد جمع ہو جاؤ۔ اور اس کی خاطر اپنے وطن۔ اپنے املاک چھوڑ دو۔ پس لوگ اس فرستادہ کے روحانی فیوض سے بہرہ ور ہونے کے لئے کشاں کشاں اس بستی کی طرف آتے ہیں۔ اور پھر وہیں ڈیرے ڈال دیتے ہیں۔ ان کی نیت خالصۃً للہ ہوتی ہے۔ دنیاوی اغراض و مقاصد کا شائبہ تک ان کی نظروں میں نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو دیکھئے۔ کوئی سیاسی یا تجارتی یا جغرافیائی اہمیت ان کو حاصل نہیں تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اول الذکر کو اپنے عزت والے گھر بیت اللہ شریف کی وجہ سے مشہور کیا اور فرمایا کہ دور دور سے لوگ اس میں آئیں گے۔ علیٰ کل ضامر یاتین من کل فج عمیق (حج رکوع ۴) پھر مدینہ منورہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ ہونے کے باعث بابرکت بنا دیا۔ مہاجرین پروانوں کی طرح وہاں جمع ہو گئے۔ اور اپنے اعزاء و اقارب اور اموال و املاک چھوڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب میں ڈیرے ڈال کر بود و باش اختیار کی۔

بعینہٖ اسی طرح آج سے نصف صدی قبل قادیان کی نامعلوم بستی میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ہادی و راہنما اپنی مخلوق کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ قادیان اس کی بعثت سے قبل ایک معمولی اور چھوٹا سا دیہہ تھا۔ لوگ اس کے نام تک سے واقف نہ تھے۔ ڈاک و تار کا سلسلہ تو درکنار سواری تک کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکتا تھا۔ اس کو کوئی تجارتی یا سیاسی اہمیت حاصل نہ تھی بلکہ اس وقت حسب فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی یہ حالت تھی کہ ؎

کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

مگر اس وقت۔ ہاں اسی زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر رویا میں ظاہر فرمایا کہ یہ مقام بہت ترقی کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:- "ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا۔ اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دومنزلی یا چومنزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں۔ اور موٹے موٹے سیٹھ۔ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں۔ روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ اور قسما قسم کی دوکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے۔ بگھیاں۔ ٹم ٹم۔ فٹن۔ پالکیاں۔ گھوڑے۔ شکرم۔ پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔"
(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے مسیحؑ کا یہ کشف پورا ہوتا جا رہا ہے قادیان ترقی کرتے کرتے اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ آج اس کی آبادی دس ہزار سے بھی زائد ہے۔ ریل موجود ہے۔ بجلی۔ ڈاک۔ تار اور ٹیلیفون کا انتظام ہے۔ خدا کے پیارے حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے والے الٰہی تحریک کے ماتحت اپنے اپنے درجۂ ایمان کے مطابق ہجرت کر کے قادیان آ رہے ہیں اور روز بروز آبادی بڑھ رہی ہے۔

قادیان کوئی تجارتی شہر نہیں یہ حکومت کی تخت گاہ نہیں۔ ہاں یہ خدا کے رسول کی تخت گاہ ہے۔ لوگ خدا کے رسول اور اس کے خلیفہ کے فیضان سے بہرہ ور ہونے کے لئے اپنے وطن۔ اپنے عزیز اور اپنے املاک چھوڑ کر یہاں ہجرت کر کے آباد ہوتے ہیں۔ تاکہ وہ اصحاب الصفہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ والے درویشوں میں شمار ہو سکیں۔

مگر اس کے مقابلہ میں ایک متعصب آنکھ کو یہ سب کچھ سیاسی اغراض کے حصول کے لئے نظر آ رہا ہے۔ میری مراد اس وقت غیر مبایعین کے سرکردہ اصحاب میں سے جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے ہے۔ وہ اپنے ایک مضمون میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کے عہد میں جماعت کی تنظیم کے متعلق بہت کچھ زہر اگلتے ہوئے قادیان کی ترقی کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ دین کی خاطر نہیں بلکہ سیاسی اغراض کے لئے ہے تاکہ قادیان کو ایک ریاست بنا لیا جائے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"گورنمنٹ برطانیہ پر اثر ڈال کر ہندوؤں سے لگاوٹ کر کے۔ سکھوں سے پیار بڑھا کر غرض جیسا بھی موقعہ ہو۔ قادیان کے لئے ایک ریاست کی حیثیت حاصل کر لی جائے لیکن میں کہتا ہوں یہ فرض کرو کہ قادیان ایک ریاست بن جائے۔ وہاں دھاریوال کی طرح بڑے بڑے کارخانے کھل جائیں۔ شہر بڑھتے بڑھتے دریائے بیاس تک پہونچ جائے۔ لاہور بڑھ رہا ہے۔ پنجاب کا ایک ایک شہر بڑھ رہا ہے تو قادیان کا بڑھنا کوئی انوکھی چیز تو نہیں۔"
(پیغام صلح ۴ جون ۱۹۴۱ء)

62

افسوس! یہ لوگ حسد اور تعصب کی وجہ سے کس قدر سیدھی راہ سے دور جا پڑے ہیں۔ کہ حضرت اقدسؑ کے کشوف و الہامات کو جھٹلانا شروع کر دیا ہے۔ اور قادیان کی ترقی کو سیاست کے لئے قرار دیکر قادیان میں ہجرت کر کے آنے والوں کو دنیاوی اور سیاسی اغراض کے ماتحت آنے والے کہنے لگ گئے ہیں۔ حالانکہ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں اصحاب الصفہ کہا ہے اور ان کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں کہ ان اصحاب الصفہ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جماعت سے پسند کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے اپنی اصحاب الصفہ کو تمام جماعت میں سے پسند کیا ہے اور جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آ کر آباد نہیں ہوتا۔ اور کم سے کم یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اس کی حالت کی نسبت مجھے بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے اور یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان ہے۔ اور ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے علم میں تھے کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور املاک کو چھوڑیں گے۔ اور میری ہمسائیگی کے لئے قادیان میں بود و باش کریں گے۔"
(تریاق القلوب صفحہ ۶۰)

اللہ تعالیٰ تو قادیان میں ہجرت کر کے آنے والوں کو اصحاب الصفہ قرار دیتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہجرت کی تمنا نہ رکھنے والوں کے متعلق اندیشہ ظاہر فرماتے ہیں۔ مگر غیر مبایعین ہیں کہ قادیان میں ہجرت کر کے آنے والوں کی غرض سیاست بتاتے ہیں۔ اور قادیان کی ترقی کو دوسرے شہروں کی ترقی کے مشابہ قرار دے کر اس کی وقعت گھٹانا چاہتے ہیں اور پورا ہونے سے منکر ہو رہے ہیں۔

پھر قادیان میں ہجرت کر کے آنے والوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کے درویش قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک خواب کا ذکر فرماتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ نے مجھے نان دیا۔ اور کہا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے

تبلیغ بیرون ہند

افریقہ میں تبلیغ احمدیت

ٹبورا (مشرقی افریقہ)

مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ تحریر فرماتے ہیں۔ ماہ مئی میں صبح اٹھ سے بارہ ایک بجے تک روزانہ ترجمہ قرآن مجید سواحیلی زبان میں کرتا رہا۔ اس وقت چودہ پارہ کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ ہر روز مردوں میں بعد از نماز مغرب درس قرآن کریم کا سواحیلی زبان اور اردو میں دیتا رہا۔ اور ہر ہفتہ کے دن بعد از دوپہر ہندوستانی عورتوں میں گھر پر برعایت پردہ درس قرآن مجید دیا۔ مرد اور عورتیں کافی تعداد میں شریک درس ہوتے ہیں۔ نیروبی کمپالہ۔ دارالسلام میں جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان قرآن مجید و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس دیتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چالیس خطوط لکھے گئے۔ جماعتی تربیت اور ضروریات سلسلہ کے متعلق عہدیداران کو توجہ دلائی گئی۔

نشر و اشاعت:۔ پراونشل کمشنر نے ہیں رسالہ سواحیلی کی اشاعت سے روک دیا ہے۔ اس لئے چند ماہ سے نہیں چھپوایا جا سکا۔ اس معاملہ میں گورنمنٹ سے خط و کتابت کی جائیگی۔ رسالہ کے سابقہ نمبر نزیگا۔ کمپالہ۔ اور بعض دیگر مقامات پر روانہ کئے گئے۔ نیروبی براڈ کاسٹنگ اسٹیشن سے جماعت کی کوشش سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ فرمودہ ۴ر اپریل براڈ کاسٹ کیا گیا جس کی اطلاع قبل از وقت نیروبی کے ایک اخبار نے ان الفاظ میں شائع کی تھی۔ " آج حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ براڈ کاسٹ کیا جائیگا۔" اسی طرح حضور کی مجلس شوریٰ کی افتتاحی تقریر گورنمنٹ کی طرف سے چار انگریزی اخبارات کو بغرض اشاعت روانہ کی گئی۔ حکومت ٹانگانیکا اور بعض ذمہ وار محکموں کی طرف سے اس بات کی تحقیق کی جا رہی ہے۔ کہ اس ملک میں جماعت احمدیہ کی کیا حیثیت ہے؟ اور ٹبورا میں احمدیہ مسجد کی تعمیر شروع کرنے پر جو فساد ہوا تھا۔ اس کی تہ میں کون لوگ تھے۔ اس سلسلہ میں احمدیت کا لٹریچر اردو انگریزی ضروری معلومات بہم پہنچانے کے لئے روانہ کیا گیا۔ سلسلہ کا اخبار "سن رائز" تعلیم یافتہ طبقہ کو پڑھنے کے لئے دیا گیا۔

تقریریں:۔ نیروبی میں "ہندو مسلم اتحاد" پر چوہدری محمد شریف صاحب سکرٹری تبلیغ نے لیکچر دیا۔ حال ہی میں ایک سوسائٹی قائم ہوئی ہے۔ جس میں احمدی نمائندہ کی تقریر کو بہت پسند کیا گیا۔ اور صاحب صدر نے ریمارکس کرتے ہوئے کہا۔ کہ " یہ تقریر پُر زور اور عمدہ دلائل پر مشتمل تھی۔" احمدیت کے پیش کردہ اصولوں کو اس تقریر میں پیش کیا گیا تھا۔ "[illegible] نکاح" "احمدی و غیر احمدی [illegible]" اور بعض مذہبی تقریریں کیں۔

خطبات جمعہ:۔ ان مضامین پر خطبات پڑھے۔ (۱) اصل محبت کا تعلق اللہ تعالےٰ سے ہونا چاہیئے۔ (۲) صفائی و طہارت (۳) کامیابی کے چار گر۔ ایمان۔ اعمال صالحہ وصیت بالحق اور وصیت بالصبر۔ نماز باجماعت کی تلقین اور سورہ نور میں بیان کردہ احکام کی طرف توجہ دلائی گئی۔

تعلیم و تربیت:۔ مذہبی تعلیم دینے کے لئے عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ بار گورنمنٹ سکول میں گیا۔ ترجمہ قرآن و حدیث اور کتب سلسلہ اور بعض دیگر مسائل پر روشنی ڈالی۔ مطالعہ کے لئے لڑکوں کو حسب ذیل کتب دی گئیں۔ "تحفہ پرنس آف ویلز" "اسلامی اصول کی فلاسفی" "کشتی نوح" - "سیرت النبیؐ" - "کتاب الاسلام" "کتاب الصلوٰۃ" - ہر اتوار کو شیخ صالح صاحب افریقن مبلغ قیدیوں کو اخلاقی۔ مذہبی تعلیم دینے کے لئے جاتے رہے۔ احمدیہ سکول ٹبورا میں ماہ مئی میں موسمی تعطیلات رہیں۔ اساتذہ میں سے ایک سکول کے باغ وغیرہ کی نگرانی۔ صفائی میں لگے رہے۔ دوسرے کو ہیڈ ماسٹر ترجمہ پر لگایا۔ تیسرے کو ایک اور سکول میں کام کرنے کے لئے بھیجا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پندرہ ملاقاتیں کیں۔ بعض کو سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا اس عرصہ میں تین افریقن نے بیعت کی۔

لیگوس (نائیجیریا)

حکیم مولوی فضل الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ یوم التبلیغ کا علم چونکہ ہمیں بعد میں ہوا۔ اسلئے ۲۵ر مئی کو یوم التبلیغ بڑی کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ دو ہزار ٹریکٹ چھپوا کر شائع کئے گئے۔ احباب جماعت کو مختلف گروپس میں تقسیم کرکے مجوزہ حلقوں میں بھیجا گیا۔ خود بھی یورپین لوگوں میں تبلیغ کے لئے گیا۔ شام کو ایک پبلک لیکچر دیا۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے ممبر ہر بدھ کو شہر میں باری باری لیکچر دیتے ہیں۔ اور میں خود ہر ہفتہ کی شام کو لیکچر دیتا ہوں۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اراکین ہر اتوار کو باری باری اردگرد کے دیہات میں تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق کہ ۴ر اپریل کو روزہ رکھ کر جمعہ کی نماز میں دعا کی جائے۔ اس پر ہم نے یہاں ۵ و ۶ جون کو عمل کیا۔

باؤ ماہوں (سیرالیون)

مولوی نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں:۔ ۳ر شہادت کو باؤ ماہوں سے پہیا گیا۔ گورنمنٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر احمد وُری سے جو اس علاقہ کے معزز ترین مسلمانوں میں سے ہیں ملاقات کی۔ مونگیری کے چیف کے متعلق جو متواتر باؤ ماہوں کے احمدیوں کی مخالفت کر رہا ہے بات چیت کی۔ انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ میں چیف کو اس بات سے روکوں گا۔ اسی دن شام کو بذریعہ لاری مالوجو جا کر وہاں کے چیف اور اکابرین کو تبلیغ کی۔ اور مالوجو سے دو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بینیفو گیا۔ جہاں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس جماعت میں چار دن ٹھہر کر تبلیغ و تربیت کا کام کیا۔ ۷ر شہادت کو مالوسیو پہنچا۔ نماز مغرب کے وقت سب گاؤں والو کو مسجد میں جمع کرکے پیغام احمدیت پہنچایا۔ امام مسجد اور دیگر اکابرین سے فرداً فرداً ملاقاتیں کیں۔ ۹ر شہادت کو مونگیری سے باؤ ماہوں بذریعہ سائیکل روانہ ہوا۔ ایک پہاڑی پر سے اترتے ہوئے گر گیا۔ دائیں بازو پر سخت چوٹیں آئیں۔ مارو ک کمپنی کے منیجر صاحب نے کمپاؤنڈر بھیجا۔ جس نے بازو سیدھا کرکے باندھ دیا۔ تین ہفتہ کے بعد آرام آیا۔ ۲۱ر کو انسپکٹر آف سکولز باؤ ماہوں سکول کا معائنہ کرنے کیلئے آئے۔ معائنہ کے بعد میں نے ان سے ملاقات کی۔ ۲۳ر کو مولوی محمد صدیق صاحب ٹونگے سے واپس آئے اور ۲۶ر کو بانڈاجوما کی جماعت کی تربیت کیلئے جو باؤ ماہوں سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر ہے بھیجے گئے۔ خاکسار ۲۸ر کو جماعت احمدیہ ڈامبارا کے معائنہ کیلئے گیا۔ پانچ روز وہاں ٹھیرا۔ علاوہ صبح شام وعظ کے پیرامونٹ چیف کے کورٹ ہال میں اہالیان قصبہ کو جمع کرکے تبلیغ کی۔ (ناظم نشر و اشاعت)

چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کی ادائیگی کے متعلق ایک ضروری اعلان

پچھلے سال بعض احباب کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ دوستوں کے لئے یہ ہر دو چندے یکمشت یا ایک دو قسطوں میں ادا کرنے مشکل ہیں۔ اور اگر آئندہ سال کے شروع ہی سے قسط وار وصولی ہو جایا کرے تو جلسہ سالانہ تک اغلب ہے کہ دوست آسانی سے اپنا اپنا چندہ پورا کر دیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ جماعتیں اور افراد اپنا اپنا چندہ جلد قسط وار ابھی سے داخل خزانہ کرانا شروع کر دیں اور ماہ نومبر ۱۹۴۱ء تک اپنے ذمگی کا کل چندہ داخل خزانہ کر دیں۔ اسی طرح چندہ خاص بھی ماہوار اقساط سے سال کے آخیر تک پورا کر دیں۔ ناظر بیت المال

شہری جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

ضروریاتِ سلسلہ اس امر کی متقاضی ہیں۔ کہ ہر ایک جماعت کا چندہ ماہ بماہ داخل خزانہ ہوتا رہے۔ اس وقت جماعت جن حالات میں سے گزر رہی ہے اسکی وجہ سے تو ہماری ذمہ داریاں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اور معمولی سا تغافل بھی ہمارے اغراض و مقاصد میں روک کا موجب ہو جاتا ہے۔ چندہ کی باقاعدگی کے متعلق متعدد بار اعلان ہو چکا ہے۔ کہ ہر ماہ کا چندہ بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ بعض جماعتوں کا چندہ ماہ جون کے آخیر تک بھی موصول نہیں ہوا۔ ذیل میں ایسی شہری جماعتوں کی فہرست دی جاتی ہے۔

۱۔ دھاریوال
۲۔ اجنالہ
۳۔ گڑھی شاہو
۴۔ شاہدرہ
۵۔ گوجرہ
۶۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ
۷۔ جھنگ
۸۔ صدر شاہ پور
۹۔ چکوال
۱۰۔ پنڈدادنخاں معہ کھیوڑہ
۱۱۔ میانوالی
۱۲۔ کالا باغ
۱۳۔ ٹوپی
۱۴۔ واہ کیمپ
۱۵۔ اوتج
۱۶۔ کروڑ پکا
۱۷۔ شجاع آباد
۱۸۔ خانپور
۱۹۔ صدر گوگیرہ
۲۰۔ فیروز پور شہر
۲۱۔ فیروز پور چھاؤنی
۲۲۔ قصور
۲۳۔ زیرہ
۲۴۔ موگا
۲۵۔ ہوشیار پور
۲۶۔ بلب گڑھ
۲۷۔ کلانور
۲۸۔ کانپور
۲۹۔ پانی پت
۳۰۔ اکھنور
۳۱۔ پونچھ
۳۲۔ جیلاس گلگت
۳۳۔ میرپور (جموں)
۳۴۔ محمود پور
۳۵۔ نسیم آباد
۳۶۔ نواب شاہ
۳۷۔ میرپور خاص
۳۸۔ متھرا
۳۹۔ علی گڑھ
۴۰۔ جے پور
۴۱۔ اٹاوہ
۴۲۔ سہارنپور
۴۳۔ ڈیرہ دون
۴۴۔ مراد آباد
۴۵۔ رامپور
۴۶۔ لکھنؤ
۴۷۔ بنارس
۴۸۔ بھدرک
۴۹۔ خوردہ
۵۰۔ پیریپاٹ شاہ (بنگال پراونشل)
۵۱۔ محبوب نگر
۵۲۔ منگلور
۵۳۔ کالی کٹ
۵۴۔ کنانور
۵۵۔ میگاڈی
۵۶۔ ساتاں کولم

(ناظر بیت المال)

موصی صاحبان کی چندہ خاص میں شمولیت کے متعلق اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے دریافت کیا گیا ہے۔ کہ موصی صاحبان کو چندہ خاص کس شرح سے ادا کرنا چاہیئے۔ لہذا جملہ احباب اور جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ:۔

قاعدہ یہ ہے۔ کہ جو موصی اپنی آمد کا ⅛ حصہ یا اس سے زیادہ چندہ وصیت ماہوار بطور حصہ آمد ادا کرتا ہو۔ تو اس کے لئے چندہ خاص کے معاملہ میں یہ رعایت ہوگی۔ کہ اس سے چندہ خاص صرف اسی صورت میں وصول کیا جائے گا۔ جبکہ چندہ خاص کی شرح اس کے حصہ آمد کی شرح وصیت سے زیادہ ہو۔ اور ایسے موصی سے جو چندہ خاص لیا جائیگا۔ اس میں اس کا چندہ وصیت مجرا کیا جائے گا۔ بدیں شرط کہ اس کا چندہ غیر وصیت والے سے کم نہ رہ جائے۔ مثلاً اگر کوئی موصی جس کی ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے۔ اور وہ ⅕ حصّہ کی وصیت کرکے بیس روپیہ ماہوار ادا کرتا ہے۔ تو اس سے چالیس فیصدی چندہ خاص کی تحریک کی صورت میں عہ وصول کئے جائیں گے۔

(ناظر بیت المال)

بجٹ سال ۱۳۲۰-۲۱ ہش ۱۹۴۱-۴۲ء جلد تشخیص کئے جائیں

مندرجہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے ابھی تک بجٹ ۱۹۴۱-۴۲ء تشخیص ہو کر نہیں آئے۔ حالانکہ اخبارات میں اعلان بھی کیا جا چکا ہے۔ کہ عہدہ داران کو اپنی اپنی جماعت کا بجٹ جلد تشخیص کرکے بھجوا دینا چاہیئے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ پھر متعلقہ عہدہ داران کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ اس بارے میں فوری توجہ فرمادیں۔

ہوشیار پور۔ بیرم پور گڑھ شنکر۔ لدھیانہ۔ مالیر کوٹلہ۔ جگراؤں۔ پٹیالہ معہ لجنہ۔ سرہند۔ دھوری سنگرور۔ انبالہ چھاؤنی۔ شملہ۔ دہلی۔ بلب گڑھ۔ حصار۔ محمود پور۔ کلانور۔ کانپور۔ کرنال۔ پانی پت۔ اکھنور۔ پونچھ۔ بارہ مولا۔ نواب شاہ محمود آباد ناصر۔ میرپور خاص محمد آباد (سندھ)۔ نصرت آباد (سندھ)۔ کنڈی۔ سنور آباد (سندھ)۔ کوٹڑی۔ متھرا۔ علی گڑھ۔ اٹاوہ میرٹھ۔ انچولی۔ سہارنپور۔ ڈیرہ دون۔ منصوری۔ مراد آباد۔ رامپور۔ بریلی۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ الہ آباد۔ بنارس۔ امروہہ۔ چندوسی۔ بھاگلپور۔ مونگھیر۔ آڈھا۔ رانچی۔ مظفر پور۔ بیگوسرائے۔ پٹنہ۔ خانپور ملکی۔ (باقی) ناظر بیت المال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۳ جولائی - میجر اٹلی نے آج ساؤتھ ویلز میں تقریر کرتے ہوئے کہا - جرمنی کا اصل مقصد برطانیہ پر حملہ کرنا ہے - روس پر حملہ تو محض ایک ضمنی چیز ہے - اور یہ حملہ نے محض اپنی مشرقی سرحد کو محفوظ کرنے کے لئے کیا ہے - اس کے بعد وہ برطانیہ پر شدید حملہ کرے گا - مگر برطانوی حفاظتی فوج اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہے -

لنڈن ۱۳ جولائی - وشی میں شام کی جنگ کے متعلق اتحادی شرائط کو منظور کر لیا گیا ہے - اور رسمی طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ ۳۵ روز کی شدید جنگ کے بعد عارضی صلح ہو گئی ہے - گزشتہ شب عکہ میں اتحادی اور فرنچ نمائندوں نے عارضی صلح کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں

شملہ ۱۳ جولائی - وائسرائے کی مجلس انتظامیہ کو وسیع کرنے کی سکیم پیر کے روز عمل شروع ہو جائے گا - تین نئے ممبر شامل کئے جائیں گے -

سیالکوٹ ۱۳ جولائی - کل چوہدری افضل حق نے پراونشل احرار کانفرنس کی افتتاحی تقریر میں کہا - کہ ہر ایک کارکن کا فرض ہے کہ بلا لحاظ مذہب و ملت نوع انسان کی خدمت کرے - فیض الحسن آلو مہاری صدر استقبالیہ کمیٹی نے کہا - جب تک سرمایہ دارانہ نظام نہ ختم ہو گا ہندوستان کا آزاد ہونا مشکل ہے - سرمایہ دارانہ نظام اس وقت تک ختم نہ ہو گا - جب تک مزدور متحد نہ ہو جائیں - اس لئے مزدوروں کو چاہیئے کہ وہ متحد ہو جائیں - ہم وہ آزادی چاہتے ہیں جس میں غریبوں اور بھوکوں کو روٹی کپڑا ملے - آزادی کے لئے ہم ہر جماعت سے تعاون کرنے کو تیار ہیں -

پٹنہ ۱۳ جولائی - صوبہ میں ہیضہ کی وبا گزشتہ چھ ہفتوں سے بدستور ہے - ۵ جولائی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کل وارداتیں ۱۱۲۴ ہوئیں جن میں سے ۵۸۶ ہلاک ہوئے -

بمبئی ۱۳ جولائی - ڈیلی ہیرلڈ (لنڈن) کے ہندوستانی نامہ نگار کو ایک بحری تار موصول ہوا ہے - جس میں بتایا گیا ہے کہ لنڈن کے سیاسی حلقوں میں یقین کیا جا رہا ہے - کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو جلد رہا کر دیا جائے گا -

لاہور ۱۳ جولائی - لاہور سے جو خاکسار گرفتار کئے گئے تھے تقریباً سب نے معافی مانگ لی - اور گورنمنٹ کو یقین دلایا ہے کہ وہ آئندہ اس تحریک میں حصہ نہیں لیں گے - معافی مانگنے والوں میں لاہور کے خاکساروں کا سالار اعظم بھی بیان کیا جاتا ہے - لیکن حکام نے کئی خاکساروں کے معافی نامے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے -

شملہ ۱۳ جولائی - معلوم ہوا ہے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی توسیع کی صورت یہ ہو گی کہ ۷ ہندوستانی ممبر مقرر کئے جائیں گے - اور تین یوروپین وائسرائے اور کمانڈر انچیف ان سے الگ ہوں گے - خیال ہے کہ ہندوستانیوں کی اکثریت سے گورنمنٹ نیشنل گورنمنٹ کہلانے کی مستحق ہو جائے گی - ڈیفنس ممبر کسی ہندوستانی کو نہیں بنایا جائے گا - بلکہ صرف انہی شعبوں کو تقسیم در تقسیم کیا جائے گا - جو آجکل بھی ہندوستانی ممبروں کے چارج میں ہیں -

شملہ ۱۳ جولائی - مسلم لیگ پارٹی نے دھمکی دی ہے کہ اگر وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی توسیع میں مسلم نشستیں کافی نہ رکھی گئیں تو پارٹی سنٹرل اسمبلی کا بائیکاٹ کرے گی ذمہ وار حکام تک یہ اطلاع پہونچا دی گئی ہے -

مدراس ۱۳ جولائی - جنرل سکرٹری ہندو مہا سبھا کی اس تجویز کا کہ ساری دنیا کے ہندوؤں کی کانفرنس بلائی جائے خیر مقدم کرتے ہوئے ڈاکٹر بی - ایس مونجے لکھتے ہیں - کہ اگر ہم اپنی تہذیب و مذہب سے ہمدردی رکھنے والے ممالک کو اکٹھا کریں - تو اس سے ہندو انڈیا کی ترقی میں مدد ملے گی - چین - جاپان - سیام غرب الہند - اور ہند چینی کے عوام ہندوؤں کے سے مذہبی خیالات رکھتے ہیں -

لنڈن ۱۴ جولائی - آج صبح روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ تین مقامات پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے - روسیوں کا دعویٰ ہے - کہ انہوں نے جرمن فوج کے سب سے اچھے ڈویژن کا صفایا کر دیا ہے -

لنڈن ۱۴ جولائی - سوئٹزرلینڈ کا ایک نامہ نگار برلن سے لکھتا ہے - کہ لڑائی کے پہلے حملہ میں روسی فوجیں جرمن فوجوں کے گھیرے میں آنے سے بچ گئی ہیں - اب جرمن پھر یہی چال چل رہے ہیں

لنڈن ۱۴ جولائی - روس اور برطانیہ کے معاہدہ کی امریکی اخبار بہت تعریف کر رہے ہیں - چنانچہ نیویارک ٹائمز لکھتا ہے - یہ معاہدہ بہت ٹھوس ہے اور اس سے مالی و اخلاقی فائدہ پہنچیگا

انقرہ ۱۴ جولائی - برلن کا روسی ایلچی معہ اپنے عملہ کے یہاں پہنچ گیا ہے -

لنڈن ۱۴ جولائی - مسٹر چرچل نے شہر کے محافظین کے چھ ہزار لوگوں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا - جرمن ہوائی جہاز جس طرح ہم پر بم گراتے تھے - ہم نے اب اس سے زیادہ گرانے شروع کر دیئے ہیں - اور ہم روز بروز زیادہ حملے کرتے جائیں گے - حتیٰ کہ ظالموں کو کچل کر رکھ دیں گے -

شملہ ۱۴ جولائی - سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بدھ کے روز ریڈیو پر تقریر کریں گے - اس میں آپ یہ بتائیں گے کہ ہندوستان نے اس وقت تک جنگی سامان تیار کرنے کے لئے کیا کیا کوشش کی ہے - جن لوگوں کو یہ پتہ نہیں - کہ ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے - وہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کو سن کر بہت حیران ہوں گے -

دہلی ۱۴ جولائی - ڈاکٹر مونجے نے جنرل ویول کو خوش آمدید کا پیغام بھیجتے ہوئے کہا - کہ ہندوستانی فوج کو مضبوط بنانے کے لئے - ہم ہر طرح آپ کو امداد دینے کے لئے تیار ہیں -

لنڈن ۱۴ جولائی - نازی یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ شام میں برطانیہ کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی مگر اس کامیابی کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے - کہ جن دنوں عراق میں رشید عالی کا فتنہ برپا تھا جرمن شام کے اڈوں سے ہوائی حملے کرتے تھے - مگر اب ایسا نہیں کر سکیں گے -

لاہور ۱۴ جولائی - ڈاکٹر ستیہ پال صاحب نے جو پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے پریذیڈنٹ رہ چکے ہیں - اپنے ایک بیان میں جو کانگرس سے الگ ہونے اور حکومت کو اپنی خدمات پیش کرنے کے متعلق دیا - کہا مجھے کانگرس کی موجودہ پالیسی سے سخت مایوسی ہوئی ہے - اس وقت ملک میں دو اہم مسئلے ہیں - اول امن قائم رکھنا - دوسرے غیر ملکی حملے کی مدافعت کرنا - کانگرس نے ملک میں امن قائم رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کی کیونکہ جگہ بجگہ فساد برپا ہیں - بیرونی حملے کے متعلق بھی اس نے کوئی رستہ نہیں دکھایا - ان حالات میں ایک ہی راستہ ہے - کہ دشمن کو مار بھگانے کے لئے گورنمنٹ کا ساتھ دیا جائے اور اگر ہندوستان پر حملہ ہو جانے کے وقت گورنمنٹ کا ساتھ دیا جا سکتا ہے - تو کیوں نہ دشمن کو ملک سے دور رکھنے کے لئے اس کا ساتھ دیا جائے اس لئے میں نے اپنی خدمات گورنمنٹ کے پیش کر دی ہیں -

کراچی ۱۴ جولائی - مولوی عبید اللہ سندھی کراچی میں آ گئے ہیں انہوں نے کہا - میں سندھ میں جمنا نربدا سندھ ساگر پارٹی بنانے کے لئے آیا ہوں - یہ پارٹی کانگرس کے اندر رہ کر کام کرے گی - اور سوشلسٹ پارٹی کی طرح کانگرس کا ممبر بلاک ہو گا - جو برطانیہ سے درجہ نوآبادیات حاصل کر سکے -

لنڈن ۱۴ جولائی - برطانیہ کے ہوائی محکمے اعلان کیا کہ شمال مغربی جرمنی پر باوجود موسم کی خرابی کے دور دور حملے کئے گئے - اور کارخانوں پر بم گرائے گئے جن سے آگ لگ گئی ۔